تبصرے

۱۔ فسانۂ عجائب :

مصنف : رجب علی بیگ سرور

مرتبہ : رشید حسن خاں

ناشر : نقوش، اردو بازار، لاہور

مبصر : نجم الاسلام

رشید حسن خاں موجودہ اردو تحقیق کے میدان میں ایک اہم اور ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ انھوں نے ادبی تحقیق میں سہل انگاری کے رجحان کو روکنے کے لیے اپنی سی بہت کچھ کوشش کی ہے۔ ادبی تحقیق کے اصول و طریق کار کی توضیحات میں بھی خاصے سرگرم رہے ہیں اور اردو املا کو ایک معیار پر لانے میں تو ان کی کاوشیں سب سے نمایاں ہیں۔ مگر یہ سب کچھ بڑی حد تک نظری اور توضیحی اور ناقدانہ تھا۔ اور ضرورت تھی کہ عملی طور پر بھی اصولوں اور طریقوں کو برت کر دکھایا جائے۔ اصولوں اور طریقوں کی توضیح نصیحت کے ذیل میں آتی ہے جسے آدمی نہیں سنتا۔ عملی کام کرکے دکھانا مؤثر ہے۔ فسانۂ عجائب کی صورت میں تدوین کا ایک ایسا دل پذیر اور پر از معلومات نمونہ ہمارے سامنے آیا ہے جسے دیکھ کر اب کوئی نہیں کہے گا کہ :

ناقد تیری ہر تنقید بجا، کچھ کر کے نمونہ بھی تو دکھا
کہنا تو سبھی کو آتا ہے یہ کام غلط وہ کام غلط

ان تمہیدی کلمات کے بعد، اب اس ایڈیشن کی صورت میں سامنے آنے والے معیاری تدوینی کام کا ایک تعارف پیش کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے طالبانِ تحقیق کو اسی انداز کا کام کرنے کی طرف رغبت ہو۔

کتاب اپنے متن ، مقدمۂ مرتب ، سات ضمیموں اور فرہنگ و اشاریہ کے سبب سے خاصی ضخیم ہوگئی ہے ، یعنی مقدمۂ مرتب کے ۱۹۲ صفحات کے علاوہ، باقی متن و متعلقات بھی چھے سو صفحوں کو محیط ہیں - مقدمۂ مرتب محققانہ انداز کی ایک مستقل تصنیف کی سی شان رکھتا ہے - اس میں اوّلاً بطور تمہید کتاب کی تاریخِ ادب میں اہمیت اور اس سے اٹھنے والے اختلافی امور کا ذکر ہے - پھر اپنے اختیار کردہ طریق تدوین سے متعلق ضروری توضیحات ہیں جو طالبان تحقیق کے لیے اور خود مرتب کے تدوینی کام کا جائزہ لینے کے لیے افادیت رکھتی ہیں - ایسے کاموں کی انجام دہی کے لیے اپنے اپنے ذوق و رجحان کے مطابق دو رائیں ہوسکتی ہیں مگر توضیحات کے بعد مرتب کی ذمے داری بڑی حد تک کم ہو جاتی ہے اور کارِ تدوین کا انھی توضیحات کی روشنی میں جائزہ لینا چاہیے -

ان ضروری توضیحات کے بعد، مقدمے میں مصنف کے حالات (ولادت، وطن، وفات اور مدفن، تعلیم اور مختلف فنون سے واقفیت) پر ضروری محققانہ بحثوں کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے - پھر کتاب کے نام، وجہ تصنیف اور زمانۂ تصنیف، نوازش کی استادانہ اصلاح اور بعض دیگر اختلافات و تغیرات کی بحثیں ملتی ہیں۔ اس کے بعد باغ و بہار کے حوالے سے کتاب کی زبان پر اظہار خیال ہے اور ضمنی کہانیوں کا ذکر ہے - پھر زبان و بیان کے ذیل میں رعایت لفظی اور قافیہ بندی سے متعلق بحث آتی ہے - پھر ایک خطی نسخے اور متعدد مطبوعہ نسخوں کے بارے میں تفصیلات ہیں۔ اس ذیل میں بنیادی متن سے متعلق بھی اس صورتِ حال کو پیش کیا ہے جو ان نسخوں میں ملتی ہے - آخر میں بربنائے احتیاط ایک بار پھر اپنے تدوینی طریق کار کے متعلق ضروری توضیحات پیش کی ہیں۔ ان کا تعلق اعراب، علامات، رموزِ اوقاف سے

بھی ھے جو فاضل مرتب کا خاص ذوق و رجحان ھے۔ اور پھر کتاب میں شامل اپنے سات ضمیموں کا تفصیلی تعارف پیش کیا ھے جو بالترتیب نثرھائے خاتمۂ کتاب ، تشریحات ، انتساب اشعار، اماکن و اشخاص، تلفظ اور املا ، الفاظ اور طریق استعمال ، اور سب سے آخر میں اختلافِ نسخ سے متعلق ھیں۔

متن کتاب ۲۴۶ صفحات کو محیط ھے۔ اس کی تیاری میں خاصی کوشش و کاوش سے کام لیا گیا ھے ، اور اکثر حل طلب مقامات کو حل کرلیا گیا ھے۔ مگر چند ایک امور جو پھر بھی حل طلب رہ گئے ھیں ، صادقانہ ان کی خود ھی نشان دھی کردی ھے۔ اس کوشش و کاوش پر جو تصحیح متن کے سلسلے میں فاضل مرتب نے کی ھے ، مبارک باد پیش کی جاتی ھے جس کے وہ بجا طور پر مستحق ھیں۔ اسی طرح متن کے متعلقات کی تیاری میں بھی جو ماھرانہ دسترس ملتی ھے ، اس پر بھی آفریں ھی کہی جائے گی۔ اس قصے کے متن کی ایک تشریحی و توضیحی کوشش سابق میں جلال الدین احمد جعفری کے نام سے انوار احمدی پریس الہ آباد سے شائع ہونے والے نسخے میں بھی کی گئی تھی جو خاصی مفصل اور مفید تھی۔ سنا جاتا ھے کہ وہ کسی کار آگاہ کی محنتوں کا ثمر تھی اور طلبہ کے لیے بہر طور قابل ذکر و قابل استفادہ، مگر حیرت ہوتی ھے یہ دیکھ کر کہ یہ نقش سابق ھمارے فاضل مرتب کی نظر سے پوشیدہ رھا، یہی وجہ ھے کہ سابق کے مطبوعہ (محشی) نسخوں کے ذیل میں کہیں اس کا ذکر نہیں آ پایا۔ اب تک تو اعلیٰ جماعتوں تک میں ھمارے اساتذۂ کرام اسی سے کام چلاتے تھے۔ بہر کیف ، فاضل مرتب کا مرتبہ متن کہیں فائق و برتر ھے اور حواشی کہیں بہتر۔ انھوں نے طلبہ و اساتذہ کے لیے بڑی آسانیاں بہم پہنچادی ھیں۔